© rasailojaraid.com

کیا نیچریّت۔ مرزائیت۔ اور چکڑالویّت وغیرہ مذہب اہل حدیث کی شاخیں ہیں؟

(نمبر دوم)

اس مضمون کے پہلے نمبر میں ثابت ہو چکا ہے کہ یہ مذاہب مذہب اہل حدیث کی شاخیں نہیں۔ بلکہ یہ مذاہب پورانے بتدعین معتزلہ وغیرہ سے اخذ کیے گئے ہیں۔ اور کچھ ملاحدہ یورپ سے۔ پھر یہ سوال ہوا تھا کہ سُنی حنفیوں میں ان مذاہب کا پھیل جانا ترک تقلید کا نتیجہ تو ضرور ہے۔ اور مسئلہ ترک تقلید ہندوستان و پنجاب میں اہل حدیث ہی نے پھیلایا ہے اسکا جواب بھی مضمون نمبر اول میں ادا ہوا۔ اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مطلق تقلید کو ترک کرنیکا مسئلہ بھی یورپ ہی سے آیا ہے۔ علماء اہل حدیث ہندوستان و پنجاب نے یہ مسئلہ کہیں نہیں فرمایا۔ ان کی قلم و زبان صرف دو قسم کی تقلید (۱) تقلید بمقابلہ نص (آیت و حدیث)۔ (۲) تقلید شخصی باعتقاد فرضیت کے ممانعت نکلی ہے۔ اس دو قسم کی تقلید سے بچکر جس مذہب پر منجملہ مذاہب اربع کوئی چلے ان حضرات نے اُس سے منع نہیں کیا اس نمبر (۲) میں اس اجمال کی تفصیل کا وعدہ تھا جو پورا کیا جاتا ہے۔

پس واضح ہو کہ جن حضرات نے ہندوستان میں عمل بالحدیث اور نص کے مقابلہ میں ترک تقلید کا بیج بویا ہے اُن میں سے پہلے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ہیں۔ آپ نے مطلق تقلید کو بُرا نہیں کہا۔ اور اس سے مطلقاً منع نہیں کیا۔ بلکہ اُن ہی دو تقلیدوں (۱) تقلید بمقابلہ نص (۲) تقلید شخصی باعتقاد فرضیت کو برا کہا ہے۔ اور مطلق تقلید کو واجب کہا۔ اور تقلید محمود قرار دیا ہے۔ آپ اپنے رسالہ عقد الجید میں فرماتے ہیں :۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اعلم ان تقلید المجتهد علی وجهین
واجب وحرام فاحدهما ان یکون
من اتباع الروایة ولو دلالة تفصیله
ان الجاهل بالکتاب والسنة
لا یستطیع بنفسه التتبع ولا الاستنباط
فکان وظیفته ان یسئال فقیها ما
حکم رسول الله صلی الله علیه
وسلم فی مسئلة کذا وکذا فاذا
اخبر اتبعه سواء کان ماخوذا من
صریح نص او استنباط منه او
مقیسا علی المنصوص فکل ذلك
راجع الی الروایة عنه صلی الله
علیه وسلم ولو دلالة وهذا قد
اتفقت الامة علی صحته قرنا بعد
قرن بل الامم کلها اتفقت علی
مثله فی شرائعهم وامارة هذا
التقلید ان یکون عمله بقول المجتهد
کالمشروط بکونه موافقا للسنة
فلا یزال متفحصا من السنة بقدر
الامکان فمتی ظهر حدیث یخالف
قوله نبذه واخذ بالحدیث الیه

جان لو کہ تقلید کی دو صورتیں ہیں۔ ایک
صورت میں تقلید واجب دوسری صورت
میں حرام ہے۔ واجبی صورت یہ ہے کہ
تقلید اس نیت سے ہو کہ جو امر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سے بطور روایت پہنچا ہو
اس کی پیروی کیجائے۔ اُس کی تفصیل یہ ہے
کہ جو شخص کتاب اللہ اور حدیث کا علم نہ رکھتا
ہو اُس کو یہ طاقت نہیں ہوتی کہ وہ بذاتِ
خود کسی مسئلہ کو کتاب اللہ اور حدیث سے
تلاش کرے اس کا تو یہی کام ہوتا ہے۔
کہ وہ کسی سمجھدار عالم سے سوال کرے۔ کہ
فلاں مسئلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کا کیا حکم ہے۔ پھر جب اسکو خبر ملے تو وہ
اُس کی پیروی کرے۔ خواہ وہ مسئلہ صریح
آیت و حدیث سے لیا گیا ہو خواہ اجتہاد کے
ساتھ اس سے نکالا گیا ہو۔ خواہ صریح حکم پر
اسکا قیاس کیا گیا ہو۔ ان سبھی اقسام کے
مسائل درحقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے روائت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ایسی
تقلید کے جائز ہونے پر تمام امت محمدیہ کا
اتفاق ہو چکا ہے۔ بلکہ پچھلی اُمتیں بھی اپنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اشار الائمة قال الشافعی اذا صح الحدیث فاعملوا به واضربوا کلامی الحائط وقال مالك ما من احد الا وماخوذ من کلامه ویردّ علیه هو الا رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال ابو حنیفة رح لا ینبغی لمن لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی وقال لا تقلدنی ولا تقلدنّ مالکا ولا غیره وخذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنة

...... والوجه الثانی ......

ان یظن بفقیهه انه بلغ الغایة القصوی فلا یمکن ان یخطئ فمهما بلغه حدیث صحیح صریح یخالف مقالته لم یترك او ظن انه لما قلده کلفه الله بمقالته وکان کالسفیه المحجور علیه فان بلغه حدیث واستیقن بصحته لم یقبله لکون ذمته مشغولة بالتقلید فهذا اعتقاد فاسد وقول کاسد لیس له شاهد من النقل والعقل وما کان احد من القرون السابقة یفعل ذلك وقد

شہر بستیوں میں ایسی تقلید کے جائز ہونے پر متفق رہی ہیں اس تقلید کی علامت یہ ہے کہ مقلد کا عمل کسی مجتہد کے قول پر اس شرط سے مشروط کیا گیا ہو کہ وہ قول حدیث کے موافق ہو اور وہ اس خیال میں حتے الامکان حدیث کی تلاش میں لگا رہے پھر جب اسکو کوئی حدیث اس قول کے مخالف معلوم ہو تو وہ اس قول کو چھوڑ دے اور حدیث کو لے لے اسی طرف آئمہ مجتہدین اشارہ کر گئے ہیں امام شافعی نے فرمایا ہے جب میرے قول کے برخلاف کوئی حدیث تم کو صحیح معلوم ہو تو حدیث پر عمل کرو اور میرے قول کو دیوار سے دے مارو - اور امام مالک نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو اپنی کلام (محتاج نص) کے سبب ماخوذ نہو - اور وہ کلام اسکی طرف پھیرا نہ جائے بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے (کہ نہ تو انپر مواخذہ ہے اور نہ انکی کلام کو پھیرا جاتا ہے) اور امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے قول کی دلیل قرآن وحدیث نہ جانے اسکو لائق نہیں کہ اس قول کیمطابق فتوے دے اور آپنے فرمایا نہ تو بے دلیل میرے قول کو مانو نہ امام مالک کے قول کو نہ کسی اور امام کے قول کو اور احکام شرعی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کذب فی ظنه من لبس معصوم من الخطاء معصوماً حقیقة او معصوماً فی حق العمل بقوله وفی ظنه ان الله تعالیٰ کلفه بقوله وان ذمته مشغولة بتقلیده وفی مثله نزل قوله تعالیٰ وانا علیٰ آثارهم مقتدون وهل کان تحریفات الملل السابقة الا من هذا الوجه (عقد الجید)

وہاں سے لو جہاں سے ائمہ نے لئے ہیں یعنے کتاب اللہ و سنت سے (آپکا یہ قول اُس شخص کے حق اور خطاب میں ہے جو کتاب و سنت میں نظر رکھتا ہو اور وہ فتوے دینے کے لائق ہو) دوسری صورت جسمیں تقلید حرام ہے یہ ہے کہ کسی مجتہد کے حق میں یہ گمان کر لیا جائے کہ وہ اجتہاد میں ایسے نہایت درجہ کو پہنچ گیا ہے کہ پھر اُس سے خطا کا سرزد ہونا ممکن ہے پھر ایسے خیال والے شخص کو کوئی صریح اور صحیح حدیث بھی پہنچ جائے جو قول اس مجتہد کے مخالف ہو تو وہ اُس قول کو نہ چھوڑے یا وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ جب اُس شخص نے اس امام کی تقلید کی تو پھر وہ خدا کیطرف سے فرض ہو گئی اور وہ شخص اس مجتہد کی تقلید میں ایسا ہو گیا جیسے کوئی بیوقوف اپنے خدا داد مال میں تصرف کرنے سے بحکم قاضی روکا جاتا ہے پھر ایسے اعتقاد والے کو کوئی حدیث پہنچتی ہے تو وہ اس خیال سے کہ اسپر خدا کیطرف سے اس مجتہد کی تقلید واجب ہو چکی ہے اس حدیث کو قبول نہیں کرتا یہ اعتقاد اُس شخص کا فاسد ہے اور اُسکا قول کھوٹا ہے اسپر نہ نقل (کتاب و سنت) سے شہادت پائی جاتی ہے نہ عقل سے اُسنے ایک مجتہد غیر معصوم کو معصوم سمجھنے سے جھوٹا گمان کیا ہے اور اپنے آپ پر اُسکی تقلید فرض ٹھہراتے ہیں یہ بھی وہ جھوٹا ہوا ایسے ہی لوگوں کے حق میں یہ آیت قرآن نازل ہوئی ہے جسکا یہ ترجمہ ہے کہ ہمنے اپنے بزرگوں کو جس خیال پر پایا ہے ہم اُسی خیال کے پیچھے چلینگے پہلے دینوں (یہودیت و نصرانیت) میں جو تحریف ہوئی ہے اسی اعتقاد سے ہوئی ہے

ایسا ہی آپنے کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فرمایا ہے، اُنہیں دوسری صورت تقلید ناجائز کو بیان کر کے آپ فرماتے

ثم انهم اتفقوا علی جواز تقلید المجتهدین مع العلم بان المجتهد یخطی ویصیب مع الاستشراف لنص النبی ﷺ فی المسئلة والعزم علی انه اذا ظهر حدیث صحیح خلاف ما مذهبه ترك التقلید واتبع الحدیث (انصاف)

ہیں کہ تقلید مجتہدین کی جائز ہونے پر اتفاق ہے اس شرط و اعتقاد کے ساتھ کہ مجتہد سے خطا بھی ہوتی ہے اور وہ درست اور ٹھیک بات بھی فرماتے ہیں اور اس شرط کے ساتھ کہ حدیث نبوی کی تاک جھانک میں لگے رہیں اور اس نیت و عزم کے ساتھ کہ جب اس مسئلہ کے برخلاف جسمیں تقلید کر چکے ہوں حدیث صحیح ظاہر و ثابت ہوگی اس مسئلہ کو چھوڑ دینگے۔ اور حدیث صحیح کی پیروی کرینگے *

(باقی آئندہ)

© rasailojaraid.com